

قائد اعظم محمد علی جناح کے اعزاز میں شہری استقبالیہ ”مجھے یہ خوبصورت شہر بہت عزیز ہے“ قائد اعظم

بلدیہ عظمیٰ کراچی نے 25 اگست 1947ء کو بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے اعزاز میں اولڈ کے ایم سی بلڈنگ ایم اے جناح روڈ میں ایک شہری استقبالیہ کا اہتمام کیا تاکہ پاکستان کے لئے ان کی عظیم خدمات کو خراج تحسین پیش کیا جاسکے۔ اس استقبالیہ میں محترمہ فاطمہ جناح، پاکستان کے پہلے وزیر اعظم نوابزادہ لیاقت علی خان، کراچی کے سیکرٹری محمد رحمان اور معززین شہری ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس استقبالیہ سے قائد اعظم نے خطاب کرتے ہوئے کراچی کو اپنا سب سے عزیز شہر قرار دیا۔ 25 دسمبر 2013ء کو کراچی کے ایڈمنسٹریٹو روف اختر فاروقی نے بلدیہ عظمیٰ کراچی کی اس روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے کراچی کے شہریوں کی جانب سے ان کے مزار پر حاضری دی اور پھولوں کی چادر چڑھائی اور انہیں زبردست الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ شہری استقبالیہ سے قائد اعظم کے اس تاریخی خطاب کو آپ کے مطالعہ کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

بلدیہ کے حصے پر زور دیا۔

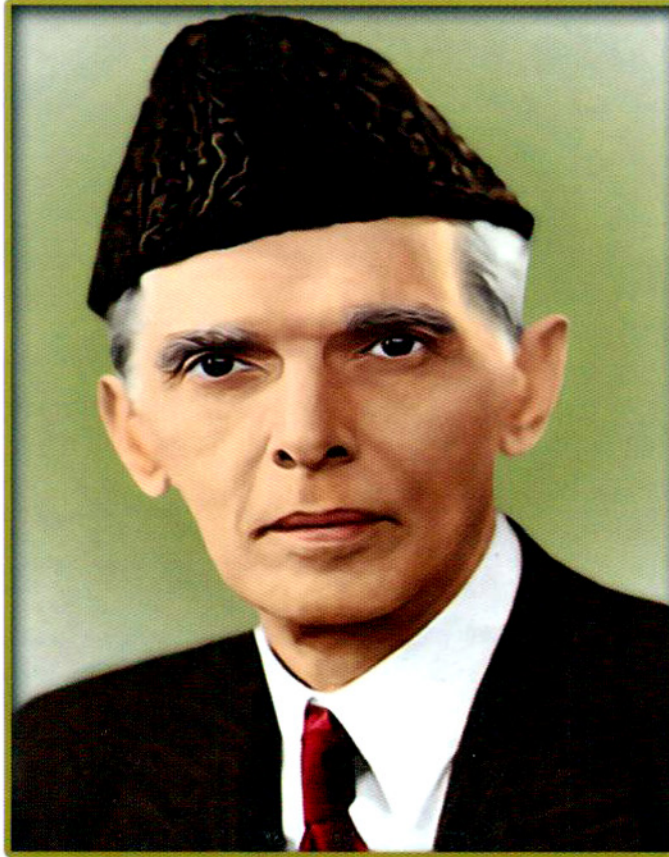
رئیس بلدیہ کا عہدہ و مقام و حیثیت پر بھی سپاس نامہ میں کافی زور دیا گیا۔ رئیس بلدیہ نے ظاہر کیا کہ کراچی کی بین الاقوامی حیثیت کے پیش نظر سرکاری تقریبات میں رئیس بلدیہ کے مناسب مقام و مرتبہ کا تحفظ از بس ضروری اور اس اعتبار سے خود بلدیہ کے اختیارات بھی توسیع کے متقاضی تھے اور ہیں۔

اس سپاس نامہ کے جواب میں ملت کے اس محبوب ترین سالار کارواں اور رہبر صادق نے جن الفاظ میں رئیس بلدیہ، عہدیداران شہر کو مخاطب فرمایا وہ کراچی اور اہل کراچی کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ آپ نے فرمایا

”کراچی کے شہریوں کے اس اجتماع میں شامل ہو کر میں حد درجہ مسرور ہوں۔ بلاشبہ مجھے یہ خوبصورت شہر بہت عزیز ہے نہ صرف اس لئے

کہ میں یہاں پیدا ہوا تھا بلکہ اس لئے کہ آج یہ پاکستان جیسی دولت خداداد اور مملکت آزاد کا دار الحکومت ہے کراچی اس لحاظ سے تمام حریت پسندوں کے لئے ایک اہم اشاریہ کا کام دے گا بلکہ تاریخ میں وہ مقام پائے گا جس کی نظیر نہیں ملے گی۔ میں اسے اپنی خوش نصیبی پر محمول کرتا ہوں کہ شہریوں کی جانب سے خیر مقدم کا پہلا شرف مجھے مل رہا ہے۔

کراچی کوئی معمولی شہر نہیں، قدرت نے اسے نادر



کہ جنگ کے اثرات سے جن مشکلات سے مقامی اداروں کو دوچار ہونا پڑا ہے ان میں سابقہ صوبائی اور مرکزی حکومتوں نے بڑا ہاتھ بنایا لیکن کراچی میونسپل کارپوریشن وسائل سے اس وقت بھی محروم رہی۔ اب جبکہ بلدیاتی ذرائع حاصل سرد ہیں ضروری ہے کہ مالیہ کے بندوبست کا لحاظ رکھا جائے اور آمد اددی جائے تاکہ بلدیہ اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہو سکے۔ رئیس بلدیہ نے بعض تفریحی ٹیکس اور محصول برقیات وغیرہ کا حوالہ دیتے ہوئے

25 اگست 1947ء کا دن بلدیہ کراچی کی تاریخ میں یادگار رہے گا۔ قیام پاکستان کے بعد پہلا بلدیاتی ادارہ جہاں بانی پاکستان اپنی مصروفیت کے باوجود تشریف لائے وہ بلدیہ کراچی تھا۔

سفید شیروانی زیب تن کئے ہوئے قائد اعظم محمد علی جناح، محترمہ فاطمہ جناح اور محبوب ملت لیاقت علی خان کے ہمراہ بلدیہ میں تشریف لائے تو رئیس بلدیہ حکیم محمد احسن نے آپ کو شہریوں کی جانب سے خوش آمدید کہا۔ احاطہ بلدیہ کے باہر شہریوں کا ہجوم اللہ اکبر اور پاکستان زندہ باد کے فلک شکاف نعرے بلند کر رہا تھا۔ گلہائے عقیدت کے ہار پہنائے گئے اور تعارف اور استقبال کے بعد مہمانان محترم نے ڈانس پر اپنی جگہ لے لی تو رئیس بلدیہ نے سپاس نامہ پیش کیا۔

اہل کراچی کی جانب سے یہ پہلا سپاس نامہ تھا جو قائد اعظم محمد علی جناح کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا الفاظ کیا اور معنی کیا۔ ایک دستاویز محبت اور توثیق تشکر و امتنان کہا جاسکتا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔

”بلدیہ کراچی کو فخر ہے کہ پاکستانیوں نے اسی مقدس شہر میں آکر پہلے اپنی چھاؤنی بنائی جو اس کے بانی و قائد کی جائے پیدائش بھی ہے۔“

بلدیہ کے مالیہ کا ذکر کرتے ہوئے حکیم احسن نے بتایا